سودی ادارے کے لیے جائیداد کی چھان بین (Investigation) کرنا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Fsd-9178

تاریخ اجراء: 20 جمادی الاولی 1446ھ / 23 نومبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بہت سے لوگ بینکوں یا دیگر سودی اداروں سے سودی قرض لیتے ہیں اور ادارہ ان سے اتنے پیسوں کے بدلے بطورِ گروی جائیداد کے کاغذات لے کر رکھ لیتا ہے، لیکن وہ جائیداد واقعی اتنی مالیت کی ہے یا نہیں؟ اس کی تفتیش کرنا ضروری ہوتا ہے، بعض بینک یا ادارے یہ کام خود کر لیتے ہیں اور بہت سے ادارے یہ کام چھان بین (Investigation) کرنے والی مختلف کمپنیوں سے کرواتے ہیں، یہ کمپنیاں تفتیش کے بعد بتاتی ہیں کہ یہ پراپرٹی کتنی مالیت کی ہے، ان کا کام صرف اتنا ہوتا ہے، اس کے علاوہ کسی طرح بھی بینک یا سودی معاملات میں براہِ راست کوئی دخل نہیں ہوتا، سوال یہ ہے کہ سودی قرض دینے والے ادارے کو اس معاملے پر اپنی سروس دینا کیسا ہے؟ اور کیا کمپنی اس طرح سودی ادارے کے کام پر تعاون کی وجہ سے گنہگار ہو گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سود کا لین دین کرنا، اس پر گواہ بننا، اس کا حساب رکھنا، اس کو لکھنا، سخت ناجائز و حرام اور لعنت کا باعث ہے، قرآن و حدیث میں اس کی شدید مذمت بیان ہوئی ہے، لیکن یہ وبال انہی پر ہے، جو سود کے لین دین اور اس کے براہِ راست متعلقہ افعال میں شریک ہوتے ہیں، لہٰذا بیان کردہ صورت میں چھان بین (Investigation) کرنے والی جو کمپنی اس کام میں یوں شریک نہیں ہوتی، صرف پراپرٹی کی مالیت کی چھان بین کرتی اور اپنی سروس کے بدلے اجرت لیتی ہے، تو اس کا اپنی سروس دینا اور اس پر اجرت لینا، شرعاً جائز ہے۔

البتہ اگر کوئی کمپنی کسی بھی طرح سود کے لین دین اور اس کے براہِ راست متعلقہ افعال میں تعاون کرے یا اس گناہ پر تعاون کی نیت سے اپنی سروس دے، تو گناہ کے کام پر معاون و مددگار بننے کے سبب یہ عمل اور اس کی اجرت لینا، ناجائز و گناہ ہو گا۔

سود کی حرمت کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔" (القرآن الکریم، سورۃ البقرہ، آیت 275)

سودی لین دین میں براہِ راست شریک افراد کے متعلق صحیح مسلم کی حدیثِ پاک میں ہے: "عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ" ترجمہ: حضرت جابر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سود لکھنے والے اور سود کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (صحیح المسلم، کتاب البیوع، باب الربا، جلد 2، صفحہ 27، مطبوعہ کراچی)

کوئی شخص دوسرے کے گناہ کا ذمہ دار نہیں ہو گا، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔" (پارہ 22، سورۃ فاطر، آیت 18)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت صراط الجنان فی تفسیر القرآن میں ہے: "آیت کے اس حصے کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک جان پر اُسی کے گناہوں کا بوجھ ہو گا جو اُس نے کیے ہیں اور کوئی جان کسی دوسرے کے عِوَض نہ پکڑی جائے گی۔" (صراط الجنان، جلد 8، صفحہ 190، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

کسی گناہ کے کام پر معاونت نہ پائی جائے، تو اپنی سروس دینا جائز ہے، جیسا کہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: "اور اگر کسی امر جائز کی نوکری ہے، تو جائز ہے، تنخواہ میں وہ روپیہ کہ بعینہٖ سود میں آیا ہو نہ لے اور مخلوط و نامعلوم ہو تو لے سکتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 522، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وقار الفتاوی میں ہے: "اگر ملازم کو سود لکھنا پڑتا ہے، تو اس کی ملازمت بھی ناجائز اور تنخواہ لینا بھی ناجائز، احادیث میں سود کا کاغذ لکھنے والے کے بارے میں سخت وعید آئی ہے **اور جن ملازمین کو سود لکھنا نہیں پڑتا، مثلاً دربان اور ڈرائیور وغیرہ تو ان کی ملازمت بھی جائز ہے اور تنخواہ بھی۔**" (وقار الفتاوی، جلد 3، صفحہ 325، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

گناہ کے کام پر تعاون کی ممانعت کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ترجمہ کنزالعرفان:"اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔(پارہ6،سورۃالمائدہ،آیت2)

دررالحکام شرح غررالاحکام میں ہے:"والأصل أن الاجارة لا تجوز عندنا على...المعاصي"ترجمہ: اصل یہ ہے کہ ہمارے نزدیک گناہوں پر اجارہ جائز نہیں۔(دررالحکام شرح غررالاحکام، کتاب الاجارۃ،ج2،ص233، مطبوعہ دارإحیاء الکتب العربیہ)

امام اہل سنّت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:"اس دکان کی ملازمت اگر سود کی تحصیل وصول یا اس کا تقاضا کرنا یا اس کا حساب لکھنا، یا کسی اور فعلِ ناجائز کی ہے، تو ناجائز ہے۔"(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ522، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net